سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (ہے)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹



نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔ اے۔
ایڈیٹر ۱۴ وارث روڈ۔ لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اڈیٹر میکلوڈ لاہور
پادری ڈبلیو۔ جے۔ کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے
مضامین و اشتہارات وغیرہ
برائے اندراج بنام اڈیٹرز
ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۳ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۷ جولائی ۱۹۲۵ء | نمبر ۲۹

مشاعرہ پانی پت

گذشتہ ہفتہ میں بمقام پانی پت ایک زبردست مشاعرہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے حسب ذیل نظم پڑھ کر سنائی۔

مشاعرہ کا مصرع طرح ۔ خدا رکھے مسیحا کی صفت ہے میرے قاتل میں
قاتل مشکل وغیرہ قافیہ۔ میں ردیف۔

مخمس

کہاں سعود اثر اب نغمۂ عشقِ عنادل میں   کہاں وہ گرمیاں پروانہائے شمعِ محفل میں
کہاں وہ لطف اٹھے زطپید نہائے بسمل میں   کہاں وہ اضطرابِ عشقِ صادق قلبِ بابل میں
کہاں وہ پاکبازی عاشقوں کے دیدۂ دل میں

دگرگوں ہم نے اطوارِ زمانہ آجکل دیکھے   پُر از زُہد ریائی عالمانِ بے عمل دیکھے
محبت بے اثر یائی مطالب بے محل دیکھے   جہاں میں دوستانِ خود غرض گرگ بغل دیکھے
پھنسایا چرخ کی نیرنگیوں نے ہم کو مشکل میں

ہماری پست حالی کا ٹھکانا ہی نہیں کوئی   کوئی آوارہ ہے اور میکدے میں بیکس کوئی
کوئی بیہودہ گو اشرار کا ہمنشیں کوئی   عدوئے علم و دیں بنکر ہوا ابلیس القریں کوئی
گنواتا ہے کوئی وقت اپنا بیہودہ مشاغل میں

رگڑتا ہے کوئی سنگِ درِ موہوم پر سر کو   قیامت کوئی بتلاتا ہے معشوق کی ٹھوکر کو
خدا سے بھی بڑھا دیتا ہے کوئی اپنے دلبر کو   کوئی کہتا ہے کرکے پائمال اعزازِ سرور کو
خدا رکھے مسیحا کی صفت ہے میرے قاتل میں

اگر خواہاں ہے تو ہر دو جہاں میں سرفرازی کا   بجز عشقِ حقیقی ہو نہ طالب عشقبازی کا
لٹا دل سے گمان شب ہائے ہجر انگی درازی کا   سراسر وہم ہے جھگڑا ترے عشقِ مجازی کا
دھرا کیا خاک ہے حسنِ بتِ زہرہ شمائل میں

نکاتِ شاعری میں کام لے غور و توقف سے   مزین کر مضامینِ غزل رنگِ تصوف سے
بنا ہر شعر کو سلکِ گہر دُرِ تعفف سے   بھلا کیا فائدہ طرزِ بیانِ پُر تکلف سے
نہیں گر دخل تجھکو علمِ عرفاں کی منازل میں

شرافت کا اگر دعویٰ ہے نیک انداز پیدا کر   چلن میں گفتگو میں صورتِ اعجاز پیدا کر
گلستانِ جہاں میں طاقتِ پرواز پیدا کر   اسافل سے نہ مل اہل کوئی دمساز پیدا کر
ہمیشہ منہمک رہ امتیازِ حق و باطل میں

جہاں میں غرۂ جاہ و حشم ہونا نہیں لازم   رہینِ منتِ اہلِ کرم ہونا نہیں لازم
اسیرِ شکوۂ بخت و ژرم ہونا نہیں لازم   پئے تحصیلِ زر پابند غم ہونا نہیں لازم
کہ عزتِ دنیوی ہے بے حقیقت چشمِ عاقل میں

اگر تو خاندانی ہے تو یہ عظمت پدر کی ہے   اگر تو اہلِ دولت ہے تو یہ خوبی مال و زر کی ہے
جو تو عہدے پہ نازاں ہے یہ عزت غیر گھر کی ہے   بتا اپنی بھلی حالت پر کبھی تو نے نظر کی ہے

نہاں کیا خوبیاں ہیں تیرے جوہر ہائے قابل میں
طفولیت سے جو یاں شائقِ علم و ہنر ہونگے
وہی سرمایۂ خلقِ نکو سے بہرہ ور ہونگے
وہی دانائے طرزِ اکتسابِ مال و زر ہونگے
بصد آرام اُنکی زندگی کے دن بسر ہونگے
وگرنہ اہلِ دولت کی پھرینگے عمر بھر جلیں
نصیر اس بزم فانی میں نہ آسایش طلب ہونا
نہ اس محنت سرا میں مائلِ عیش و طرب ہونا
نہیں تعریف دنیا میں فقط عالی نسب ہونا
اگر تو چاہتا ہے واقفِ علم و ادب ہونا
یہ نعمت ڈھونڈ جا کر صحبتِ اربابِ کامل میں

نصیر از کرنال

جوانی کی خواہشوں سے بھاگ

۲ تموتھی ۲ : ۲۲

انسان کی زندگی کے صرف تین درجے ہیں۔ پہلا بچپن یا معصومیت۔ دوسرے بلوغت یا جوانی۔ تیسرے بڑھاپا یا پیری۔ ان میں سے درمیانی درجے کو عالم شباب یا ایام جوانی سے منسوب کرتے ہیں۔ یہ وہ زمانہ جبکہ انسان جسم کے لحاظ سے پورے درجے تک بڑھ چکتا ہے یعنی انسان کے اعضا جسمانی میں از اں بعد ترقی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کئی بار دیکھا گیا ہے کہ اگر بچے کی کوئی سی ہڈی ٹوٹ جاوے تو وہ بلا جوڑ بیرونی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر پچیس برس کی عمر کے بعد انسان کی ہڈی ٹوٹ جاوے تو وہ بلا جوڑ بیرونی ٹھیک ہونی ناممکن تو نہیں پر ٹھیک بعد از صد مشکلات ہوتی ہو اس زمانہ میں انسان اپنی سمجھ۔ عقل۔ فہم اور طاقت پر پورا بھروسہ کرتا ہے۔ چنانچہ نڈر اور دلیر ہوتا ہے۔ چونکہ انسان معصومیت کی پوشش بدل کر ایک نئے لباس یعنی شباب میں قدم رکھتا ہے۔ لہٰذا اپنے آپ کو پہلے سے بہت ہی بہتر خیال کرتا ہے اور یہی سوچتا ہے کہ ہمچو ما دیگرے نیست۔ یعنی میرے جیسا کوئی دیگر اس جہان میں نہیں [illegible] غرور اور گھمنڈ میں اپنے خالق کو بھی بھول جاتا ہے۔ یہی وجہ آزمائشیں اندھیرے بادلوں کی مانند آ دباتی ہیں۔ اور چاروں اطراف سے خواہشات ہاں نئی خواہشات درپیش آتی ہیں جو کہ اس وقت تو سنہلی و روپہلی لباس زیب تن کئے ہوتی ہیں۔ اور کئی وعدوں میں پھسلا کر اور کئی ہرے ہرے باغ دکھا کر انسان پر غلبہ حاصل کر لیتی ہیں لیکن جب نتیجہ برآمد ہوتا ہے تو کئی تو جوانی کو غم و رنج کے سبب جلد بڑھاپے سے تبدیل کر دیتی ہیں اور کئی جوانی کو وہ روگ لگاتی ہیں کہ بڑھاپے کو اس قدر بے چین و بے آرام کر دیتی ہیں کہ انسان زندہ در گور بلکہ جہنم کا وارث بنجاتا ہے۔ اس لئے پولس رسول کہتا ہے کہ "جوانی کی خواہشوں سے بھاگ" تا کہ جسم کے طور پر تیری عمر چین و اطمینان سے گذرے اور روح کے طور پر عاقبت میں تیرا بھلا ہووے۔ کیونکہ جوانی کی خواہشیں مثلاً نفس پرستی۔ خود پرستی جو کہ بُت پرستی ہے۔ زر پرستی نشے بازی۔ ناچ رنگ وغیرہ انسان کو خدا سے الگ بلکہ دُور لے جاتی ہیں جہاں سے اس کو باپ کا گھر دکھائی دینا تو کجا رہا یاد تک بھی نہ آوے۔ سو وہ بیخوف اور بے پروا ہو جاتا ہے۔ بمصداق

کیا بڑی شئے ہے جوانی رات دن بھانک جھانک
ڈرتیوں کا اک طرف خوفِ خدا جاتا رہا

جیسے کہ مسرف بیٹا جب وہ باپ کے گھر میں تھا اور اُس کی قربت میں رہتا تھا تو کسی بدچلنی میں نہ پڑا لیکن جس وقت باپ سے جدا ہوا اور دور دراز ملک میں چلا گیا تو ہر قسم کی بدچلنی میں اپنا سارا مال اُڑا دیا۔ اور اس قدر محتاج ہوا کہ سؤروں کی بچی ہوئی خوراک سے اپنا پیٹ بھرتا تھا۔ یعنی انسانیت کو بھی جواب دے بیٹھا۔ سو یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ جوانی خواہشوں اور آزمائشوں کے لحاظ سے اچھی شئے نہیں ہے۔ لیکن ہم نے جوانی سے نہیں پر اُس کی خواہشوں سے جو کہ بے چینی۔ بے آرامی بلکہ ابدی ہلاکت اور ہمیشہ کے عذاب کی طرف لے جاتی ہیں کنارہ کرنا ہے۔ جوانی بذات خود خدا کی دی ہوئی بخشش ہے۔ ہر فرد بشر کو پسند آتی ہے اور کوئی اُسکو لعنت ملامت نہیں کرتا اور نہ اُس کو بُرا جانتا ہے بلکہ قوموں کی اُمیدیں جوانوں پر ہوتی ہیں۔ اور خداوند کریم بھی قربانی و خدمت کے لئے جوانوں کو ترجیح دیتا ہے سو ہم کو جوانی کی خواہشوں کو چھوڑنا بلکہ ان سے بھاگنا ہے۔ جیسے کہ حضرت یوسف بقول اسلام کہ وہ ساتویں کوٹھڑی سے بھاگا کہ آزمائش میں نہ پڑے اور باقی سب کمروں کے قفل خود بخود ٹوٹ گئے۔ اسی طرح ہم بھی بھاگینگے تو پردۂ غیب سے مدد موجود ہوگی جو کہ ہمیں باپ کی قربت میں لے پہنچیگی۔ جہاں کہ پہلے تو ایسی خواہشیں آزمائشیں پاس تک نہیں پھٹک سکتی ہیں۔ اور اگر آئیں بھی تو ہم باپ سے رُوح کی تیز اور دو دھاری تلوار لیکر اُن پر غالب آ سکتے ہیں۔ جیسے ہمارے خداوند نے کیا۔ جبکہ وہ بیابان میں تھا۔ اُن کی فتح کا بھید باپ کی قربت اور اپنا بھروسہ غیور خدا پر تھا۔ نہ کہ اپنی طاقت لیاقت۔ قابلیت اور علمیت پر۔

جوانی کی خواہشیں ہمارے جسم و رُوح دونوں کو برباد کر دیتی ہیں اور ہمیں دنیا اور عقبےٰ دونوں میں سے ایک کے بھی نہیں چھوڑتیں۔ کیونکہ اسی خط میں پولس رسول پھر کہتا ہے کہ کوئی تیری جوانی کی حقارت نہ کرے جوانی کی حقارت اُس وقت کی جاتی ہے جبکہ انسان اُس کی خواہشوں سے مغلوب ہوتا ہے اور وہ جسم کا بندہ ہے۔ وہ خدا کے لائق نہیں کیونکہ خدا پاک ہے اور چاہتا ہے کہ انسان پاک ہو کر اُس (دیکھو ص ۱۱)



نورافشاں

مطبوعہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۵ء

بیمار ہند کے مسیحی معالج

ہندوستان اپنے طول وعرض کے اعتبار سے صرف ایک ملک ہی نہیں بلکہ ممالک کا مجموعہ ہے اور وہ ایک براعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔

آبادی کے اعتبار سے بھی وہ ملک چین کو چھوڑ کر دنیا کے ہر ایک ملک بلکہ براعظم پر نمایاں سبقت رکھتا ہے اس کی گذشتہ مردم شماری کے مطابق آبادی ۳۲ کروڑ کے قریب ہے۔ جسے خیال میں لانا ہر ایک انسان کے لئے آسان کام نہیں ہے۔

پھر ہندوستان کی یہ آبادی کوئی جنگلی یا وحشی آبادی نہیں ہے۔ جاہل ولاعلم آبادی نہیں ہے۔ لامذہب آبادی نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے دیگر ممالک کی اقوام کے مقابل لاریب شائستہ ومہذب آبادی ہے۔ علم وفضل سے منور آبادی ہے مختلف مذہبی خیالات وعقائد کی معتقد آبادی ہے۔ خدا کے فضل وکرم سے مریبوکی آبادی نہیں بلکہ علم وہنر وغیرہ کے وسیلے سے اپنی گذران کرنیوالی آبادی ہے۔ اس کے محتاجوں اور لاچاروں کے لئے بھی ہند میں روٹی کپڑا میسر ہے۔ گو ہند دولت وثروت میں دوسرے ممالک کے مقابل غریب ہے۔ پر اس کی دولت اس کی آبادی ہے۔ اس کی حشمت قدرتی دولت کی کثرت ہے۔ وہ کسی معنی میں دراصل کسی نعمت میں کسی کا محتاج نہیں رکھا گیا ہے۔ اس پر ہندوستان انگلش قوم جیسی مہذب قوم کی حکومت کے تابع ہے جس کی قوت وطاقت کا سکہ دنیا مان رہی ہے۔

معانی مذکورہ کا ہندوستان قریباً دوسو برس سے مسیحی معالجوں کے زیرعلاج آیا ہے۔ عام طور سے کسی کو اس بات کا نہایت ہی کم علم ہے کہ ہند کے نئے حکما نے اس کی کیا بیماری تشخیص کی ہے۔ اس بات کی بابت مختلف اصحاب کے مختلف خیال ہیں بشنری یعنے مسیحی حکما کے خیالات بھی مختلف ہیں۔ ہمیں اس بات سے پوری آگاہی نہیں ہوئی کہ مسیحی حکما نے ہند اور اہل ہند کی کیا بیماری تشخیص کی ہے؟ بلاشک مسیحی حکمائے آجتک کروڑوں روپیہ وسائل علاج پر خرچ کیا۔ ہزاروں ہندی کمپونڈرس اور حکیم تیار کرکے ہند کے اضلاع میں بھیجے کروڑیوں ہندوستانی اسسٹنٹ سرجن اور سول سرجن بنائے۔ سینکڑوں ہسپتال ہندوستان میں جاری کئے۔ لاکھوں ہندوستانی ان حکما کی کوشش سے اپنی بیماریوں سے راضی ہوئے۔ لیکن ۳۲ کروڑ کی آبادی میں ان کی گنتی آجتک صفر کے برابر ہے۔ اہل وطن کی نظروں میں وہ بھی بیمار کے بیمار ہیں۔ خود مسیحی معالجین نظروں میں ان کی صحت مسلمہ نہیں۔ خود شفا دادے سمجھتے رہتے ہیں کہ ہم آج تک پورے طور سے راضی اور تندرست نہیں ہوئے۔

مندرجہ بالا حالات واسباب اس بات کے متقاضی ہیں کہ مسیحی حکماء بیمار ہند کی بیماری یا اس کی بیماریوں کی دوبارہ تشخیص کریں۔ اُن کے پیدا ہونے اور بڑھنے کے اسباب کا پھر کے اندازہ کریں۔ بیماروں پر غور کریں کہ وہ کیا کیا چیزیں کھا کر بیمار ہوتے رہتے ہیں۔ اُن حکما پر اور اُن کے معاونوں پر غور کریں کہ آیا وہ ہندی بیماروں کی طرف سے لاپروا تو نہیں ہیں۔ آیا بیماروں کو اُن کی بیماری کی دوا دینے سے بخل تو نہیں کرتے کہیں بیماروں کو بیماری کے علاج کی جگہ زہر ہلاہل کھلا کر قبرستانوں کو تو نہیں بھرتے۔ آیا ان کے پاس وہ علاج بھی ہے جو خدا نے بیمار ہند کی شفا کے لئے مقرر کیا ہے۔ ہندوستان کیوں دو صدیاں دو چھ سو برس کے عرصہ میں شفایاب نہیں ہوا۔ ایسے ایسے تمام سوالات مسیحی کو اس بات کی طرف مائل کرتے ہیں کہ امراض ہند کی دوبارہ تشخیص کی جائے۔

مزید براں ہند کی حالت اس بات کی متقاضی ہے کہ ہندوستان کے مسیحی معالج ہندوستان اور اہل ہند کے امراض کی دوبارہ تشخیص کریں۔ اور لوگ مدت سے یہ شور مچاتے آتے ہیں کہ ہندوستان کی حالت پہلے کی نسبت اب نہایت بدتر ہے۔ اس کی بابت خود اہل وطن کے شور ہر روز سنائی دیتے رہتے ہیں۔ ہند کی زیادہ آبادی کا یہ فیصلہ ہے کہ ہندوستان کے پہلے کی نسبت اب زخم زیادہ خطرناک اور مہلک ہیں اسے ایک بیماری نہیں کھا رہی اسے جہان بھر کی بیماریاں کھا رہی ہیں۔ شدہ شدہ یہ بات بھی سنائی دیتی ہے کہ ہند کے مسیحی معالج اس کے علاج میں عاجز ہو چکے ہیں اُنہوں نے ہندوستان کی بیماری بڑھا دی ہے۔ ایسے حالات کے درمیان ہند کے مسیحی معالجوں کو ہند کی بیماریوں کی نہایت غور وفکر کے ساتھ دوبارہ تشخیص کرکے اپنے پُرانے نسخوں کی نظر ثانی کرکے کوئی بہتر نسخہ ضرورت زمانہ کے موافق تجویز کرنا چاہئے۔ تاکہ بیمار ہند کی صحت میں ترقی ہو۔

ہم ناظرین کرام کے روبرو اپیل مذکورہ کو پیش کرکے امید کرتے ہیں کہ وہ اس پر اپنے اپنے خیالات سپرد قلم کرکے ہمارے پاس روانہ فرمائینگے۔ تاکہ ہم ہند کی مسیحی خدمت انجام دینے کے بہتر وسائل سے آگاہ ہوں اور ہندوستانیوں کے شفا پانے سے زیادہ جلال پائے۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔



شذرات

ہمارے جسمانی حواس ہمارے خارج میں ایک حقیقی دنیا کی موجودگی کے شاہد ہیں جس سے ان حواس کا واسطہ ہے۔ مثلاً آنکھ روشنی کی شاہد ہے جسے روشنی سے بصارت بھی ملتی ہے۔ اس نے آنکھ ہمارے جسم کی ایک کھڑکی ہے جس میں سے انسانی جان خارجی دنیا کو دیکھتی رہتی ہے۔ اگر کسی کی آنکھ نہ ہو تو اُس کے لئے نہ روشنی ہے نہ روشنی میں ظاہر ہونے والی چیزیں ہیں۔ اسی طرح ہمارے روحانی حواس بھی ہیں جو روحانی دنیا کی ہستی کے شاہد ہیں۔ یہ روحانی دُنیا ہی اصلی دُنیا ہے۔ پولوس رسول نے یہ فرما کر کہ رُوحانی عالم زیادہ حقیقی ہے عالم جسمانی سے۔ روحانی عالم کو ہماری نظروں میں زیادہ توقیر دی ہے۔ اس سے بڑھکر ہماری روحانی طاقتیں اور حیثیتیں جو ہماری ملک ہیں اس بات کی شاہد ہیں کہ خدا ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے۔

اگر خداوند زمین پر صرف ایک ہی خوشبو پیدا کرتا تو بھی یہ اُس کی بیش قیمت نعمت ہمارے لئے ہوتی۔ پر اُس نے تو ہمارے لئے سینکڑوں قسم کی خوشبوئیں پیدا کی ہیں۔ اُن کا شمار کرنا یا اندازہ لگانا ہمارے لئے دشوار ہے۔ بہت قسم کی آوازیں ہیں جنکی انسان نے ٹھیک ٹھیک پیمایش کرلی ہے۔ ہماری زبان میں اس کے لئے بہت سے الفاظ بھی ہیں کہ جن کے ذریعہ سے آوازوں کی کیفیت بیان کرسکتے ہیں۔ ایسے ہی ہماری زبانوں میں رنگوں کی کیفیت بیان کرنے کے لئے بہت سے الفاظ ہیں۔ ہم مصنوعی طور سے بھی ان کو بنا سکتے ہیں لیکن ہم خوشبوؤں کو بخوبی بیان نہیں کرسکتے۔ نہ ہم انہیں مصنوعی طور سے بنا سکتے ہیں۔ آؤ ہم خوشبوؤں کے لئے خدا کا شکر کریں کہ جس نے یہ خوبصورت اور دلپسند خوشبوئیں دنیا میں پیدا کیں۔ جو ہماری خوشی کو ہمیشہ افزود کرتی رہتی ہیں۔

حواس خمسہ میں سے قوت شامہ یا سونگھنے کی قوت دیگر حواس کی نسبت نہایت نازک اور قریبی قوت ہے۔ جو انسان کو نہایت نازک و لطیف خوشی دینے کا چشمہ ہے۔ جملہ پھول اور پھل اسی قوت کے ذریعہ پہچانے جاتے ہیں یا اپنے رنگوں سے۔ بعض پھول نہایت خوشنما نمایش کے ہوتے ہیں۔ پر ان میں خوشبو کا نام نہیں ہوتا۔ یہی بنی آدم کا حال ہے وہ نہایت خوبصورت نمایش رکھتے ہیں۔ مگر اُن میں خصلت و سیرت کی خوشبو معدوم ہوتی ہے۔ خوشبو رُوحانی گُن ہے۔ ہر ایک مسیحی کو خوشبودار ہونا چاہیے تاکہ وہ دوسروں کے لئے دلپسند ہوسکے۔ جب مریم نے اپنا عطردان کھول کر خداوند کے سر پر عطر ڈالا تو تمام گھر عطر کی خوشبو سے بھر گیا۔ ہر ایک مسیحی اہل دُنیا کے لئے یا تو زندگی کی خوشبو ہیں یا موت کی بدبو۔ ناظر تو کیسے مسیحیوں میں شامل ہے؟

شام میں قانون مطابع کا اجرا

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار مقیم بغداد مندرجہ ذیل اطلاع ارسال کرتا ہے شام سے آئندہ خطرہ کی خبریں آرہی ہیں گورنمنٹ نے ایک نیا پریس ایکٹ جاری کیا ہے جس کی رو سے گورنمنٹ کو غیر معمولی اختیارات ملگئے ہیں کہ پولٹیکل تحاریک کے متعلق اخبارات کو لگام چڑھائے رکھے۔ اس نئے قانون کے خلاف ملک بھر کے اخبارات یکزبان ہوکر پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ اس پروٹسٹ کے طور پر کئی اخبارات نے ۸ دن تک ہڑتال کئے رکھی اور جو شائع ہوئے انہوں نے پولٹیکل خبریں شائع نہیں کیں (عام)

حکمای مشائین کے فلسفہ

اَلْوَاحِدُ لَا يَصْدُرُ عَنْهُ اِلَّا الْوَاحِدُ

پر

ایک محققانہ نظر

نمبر دوم

(از قلم ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ہیڈ مولوی یونگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ)

صادر اول کا صدور اختیاری نہیں بلکہ اضطراری ہے

حکماء اسبات کے قائل ہیں کہ صرف عقلِ اول جو واجب سے صادر ہوئی وہ بھی بالاختیار نہیں۔ بلکہ اُس کا صدور بھی بالایجاب ہوا۔ کیونکہ واجب سے کوئی چیز بالاختیار صادر نہیں ہوسکتی۔ اس دعوے پر وہ کئی دلائل پیش کرتے ہیں:۔

(۱) اگر وہ قدرت و اختیار سے کوئی کام کرے تو دو خرابیوں سے ایک خرابی لازم آئیگی تسلسل یا سدباب اثبات صانع۔ اس لئے کہ اگر دو مقدور فرض کئے جائیں جنکی نسبت نفس قدرت کی طرف برابر ہوگی اور اُن میں سے ایک کے ساتھ قدرت متعلق ہو تو وہ تعلق دو حال سے خالی نہ ہوگا۔ یا تو کسی مُرجّح کا محتاج ہوگا۔ یا نہ ہوگا۔ اگر محتاج ہو تو اُس کے محتاج الیہ میں کلام کیا جائیگا۔ یہاں تک کہ مُرجّحات میں تسلسل لازم آجائے۔ اور اگر محتاج نہ ہو تو اثبات صانع کا سدباب ہوجائیگا۔ اس لئے کہ اُس کا مبنیٰ اسی پر ہے کہ ترجیح بلا مُرجّح محال ہے۔ اور کسی ممکن کا وقوع بغیر موثر کے ہو نہیں سکتا پھر جب کسی صورت میں مُرجّح کی ضرورت نہ ہو۔ تو ظاہر ہے کہ صانع مُرجّح

کی ضرورت ثابت نہ ہوگی۔

اگر نسبت ارادہ کی ضدین کی طرف مُساوی ہو جیسے قدرت کی نسبت اُن کی طرف ہے۔ تو تعلق ارادہ کا کسی مرجح کی طرف محتاج ہوگا۔ ورنہ احد المتساویین کی ترجیح بغیر کسی مُرجح کے لازم آئیگی جس سے سدباب صانع منصور ہے اور صورت احتیاج میں تسلسل لازم آئیگا۔ اور اگر نسبت ارادہ کی اُن دونوں کی طرف مساوی نہ ہو بلکہ تعلق اس کا کسی ایک کے ساتھ لذاتہ ہو تو دوسرے کے ساتھ تعلق ہو نہیں سکیگا۔ کیونکہ نہ تو بالذات کا زوال ممکن ہے۔ نہ ترجیح ضدین کی وقت واحد میں۔

فعل و مقدور کی نسبت یہ صادق آسکتا ہے کہ ارادہ فاعل اس کا مُرجح ہے۔ لیکن تعلق ارادہ میں ترجیح بلا مُرجح لازم آتا ہے۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی مُرجح نہیں۔ حالانکہ وہ بھی ممکن اور محتاج مُرجح ہے۔

تعلق ارادہ احد الضدین کے ساتھ مُرید کا فعل ہے۔ تو ضرور ہے کہ تاثیر مُرید کی اس میں یا تو بالارادہ ہوگی یا بالایجاب۔ کیونکہ جو فعل کسی فاعل سے صادر ہوتا ہے تو اُن دو حالتوں سے وہ خارج نہیں ہو سکتا۔ اگر بالارادہ ہو تو تسلسل لازم آئیگا۔ اور اگر بالایجاب ہو تو مرید اُس کے ترک پر قادر نہ ہوگا۔

(۲) دوسری دلیل عدم اختیار واجب پر یہ ہے کہ قدرت اور ارادہ کا تعلق ایجاد عالم کے ساتھ اگر ازلی ہو تو چاہئے کہ عالم بھی ازلی ہو۔ اس لئے کہ معلول اپنی تمام علت سے متخلف نہیں ہو سکتا۔ اور اگر حادث ہو تو اُس تعلق میں کلام کیا جائیگا کہ قدرت اور ارادہ کا تعلق اس کے ساتھ ازلی ہے یا حادث۔ اگر ازلی ہو تو پھر وہی قدم عالم لازم آئیگا۔ اور اگر حادث ہو تو اس میں وہی کلام ہوگا جس سے تعلقات میں تسلسل لازم آئیگا۔

(۳) تیسری دلیل یہ ہے کہ اگر واجب تعالےٰ مُستجمع اُن تمام امور کو ہو۔ جنکو صدور اثر میں دخل ہو۔ خواہ وہ وجودی ہوں یا عدمی۔ تو صدور اثر کا واجب تعالےٰ سے واجب ہوگا۔ اس صورت میں وہ مختار نہ رہا اور اگر مُستجمع تمامی ضروریات کو نہ ہو تو صدور اثر ممتنع ہوگا۔ اس لئے کہ وجود کا اثر بغیر موثر کے ممتنع ہے۔ مقصود یہ کہ موجب ہونے اور مختار ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

(۴) چوتھی دلیل یہ ہے کہ اگر فاعل کسی چیز کے وجود پر قادر ہو تو اُس کے عدم پر بھی قادر ہوگا۔ اس لئے کہ نسبت قدرت کی دونوں طرفوں کے ساتھ برابر ہے۔ لیکن لازم باطل ہے۔ اس لئے کہ عدم اصلی ازلی ہے۔ اور معلوم ہے کہ کوئی شے ازلی اثر قادر کا نہیں ہو سکتی۔ دوسرا یہ کہ عدم نفی محض ہے۔ اُس میں صلاحیت نہیں کہ قدرت و ارادہ اُس سے متعلق ہو کر کچھ تاثیر کرے۔

(۵) پانچویں دلیل یہ ہے کہ فاعل کسی چیز کو اگر قدرت و اختیار سے بنائے تو اُس کا بنانا اس کے نہ بنانے سے اُس کے حق میں اولےٰ ہوگا یا نہ ہوگا۔ اگر اولیٰ ہو تو استکمال بالغیر لازم آئیگا۔ اور اگر اولیٰ نہ ہو تو بنانا عبث ہوگا اور واجب میں یہ دونوں امر محال ہیں۔

(۶) چھٹی دلیل یہ ہے کہ اگر واجب قادر مختار ہو تو محالوں سے ایک لازم آئیگا۔ ممتنع کا ممکن ہونا یا امر ازلی اثر قادر کا ہونا۔ اس لئے کہ ازل میں یا اثر قادر کا ممتنع ہوگا یا ممکن۔ اگر ممتنع ہو پھر ممکن ہو گیا ہو تو امر اول ہے۔ اور اگر ممکن تھا تو اُسکو قادر نے موجود کیا تو وہ امر ثانی ہے اس لئے کہ ازل میں اس کا امکان اور استناد قادر کی طرف اس قوت میں ہے کہ باوجود ازلی ہونے کے قادر کی طرف مستند ہو۔

(۷) ساتویں دلیل یہ ہے کہ اگر واجب کا یا

واجب الوقوع ہوگا یا ممتنع الوقوع۔ اس لئے کہ ازل میں اس کے وقوع کو جانے تو واجب الوقوع ہوگا۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ کچھ نہ جانے۔ اس لئے کہ جہل واجب الوجود کا محال ہے۔ غرض دونوں صورتوں میں وہ مقدور نہ ہوگا۔ اس لئے کہ واجب اور ممتنع مقدور نہیں ہو سکتے کیونکہ مقدور وہ ہے کہ اس کا ترک و فعل جائز ہو۔ حالانکہ واجب کا ترک اور ممتنع کا فعل جائز نہیں۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جبکہ خدا تعالےٰ کو واحد حقیقی بسیط مانا جائے تو کیا اس صورت میں وہ قابل اور فاعل بھی ہو سکتا ہے؟ حکما کہتے ہیں کہ بسیط فاعل اس حیثیت سے کہ فعل اُس سے صادر ہوتا ہے۔ واجب ہوگا کیونکہ معلول کا وقوع جس وقت اس کی علت تامہ موجود ہو واجب ہوتا ہے۔ اور اس حیثیت سے کہ فعل اس کے لئے مقبول ہے ممکن ہوگا۔ اور ایک ہی شے جو ہر جہت سے ایک ہو۔ اُس کی نسبت مختلف نسبتیں ممکن نہیں ہیں۔ پس لازم آئیگا کہ وہ شے مرکب ہو اور یہ خلاف مفروض ہے۔ اس لئے کہ وہ بسیط فرض ہوا ہے۔ پس بسیط کا قابل و فاعل ہونا ہی محال ہے چہ جائیکہ اس سے عقل اوّل یا عقل فعال بطور اضطرار کے صادر ہو۔ کیونکہ وہ واحد حقیقی اور بسیط مطلق ہے۔

ہمارا اپنا باغ

ہر شخص کے پاس ایک باغ موجود ہے۔ اس باغ کو دل کہتے ہیں جس طرح سے باغ میں بغیر سخت محنت کے پھل پھول پیدا نہیں ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح سے دل کے باغ کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک ہم دن رات اس میں مصروف نہ رہیں اور بُری اور مضر چیزوں کو اس میں سے نکالتے نہ رہیں اور عمدہ عمدہ

چیزیں اس میں داخل کرنے اور اس میں پلنے نہ دیں تب تک یہ باغ پاکیزہ اور خوشنما ہرگز نہ رہ سکیگا۔

اگر ہم کاہلی میں اپنا وقت صرف کریں تو اس میں بیکار چیزیں پیدا ہو جائینگی اور دل اُن سے معمور ہو جائیگا۔ مہربانی ایک گُل ہے جس کو اس باغ میں پیدا کرنا چاہئے۔ یہ ایک عمدہ اور خوشنما چیز ہے لیکن اکثر اُس کے بجائے خودغرضی کی بیکار رشتے اُگ آتی ہے۔

سچائی ایک دوسرا مفید اور عمدہ پودا ہے لیکن جھوٹ کا بدنما اور بدہیئت پودا اُس پر سایہ ڈال کے اُس کو خشک کر دیتا ہے۔ محنت کشی اور سلامتی کے پودے بھی خوشنما ہوتے ہیں۔ لیکن کاہلی اور غصہ و غضب ان کو دبا کے نیست و نابود کر دیتے ہیں۔ خوش مزاجی اور نیک چلنی ہمارے باغ کے گُل ہیں۔ پر بدخیالات اور بدکلامی اور ناپاکی کے کام وہ مضر چیزیں ہیں جن سے اُن کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اُن کو فوراً جب وہ نظر آنے لگیں جڑ سے اکھاڑ کر باہر پھینک دینے کی کوشش کرنا لازم ہے۔ اگر ہم مستعد رہیں۔ اور خدا سے روح القدس کی مدد مانگتے رہیں تو وہ ضرور ہماری مستعدی سے خوش و خرم ہوگا۔ وہ ہم کو ان کو دفع کرنے کی توفیق عنایت کریگا اور تب ہی ہمارا باغ خوشی اور خوبی کے گُلوں سے کھِلیگا۔

اب باغوں کے اختلاف پر بھی غور کرو۔ کبھی باغ خاردار جھاڑوں اور کانٹوں سے بھرا ہوتا ہے۔ جو کہ عمدہ عمدہ گُلوں کے نازک پودوں کو نیست کر ڈالتے ہیں۔ ایسے باغ بھی ہوتے ہیں کہ جن کے خوبصورت و خوشنما پھل دار درخت لاپروائی سے بے پھل ہو جاتے ہیں۔ بعض باغ بلاشک نمونہ فردوس ہوتے ہیں

کیسا خوش نصیب وہ مسیحی ہے جس کے نازک پودوں کو زندگی کا پانی ملتا ہے۔ اور جس کا باغ پھل اور پھولوں سے لدا رہتا ہے۔ اور جو ہمیشہ اس بات کی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ میرا باغ کانٹوں اور اونٹ کٹاروں سے صاف و ستھرا ہے اور باغ کا مالک جب پھول اور پھل مانگے تو موجود پائے۔ خداوند ہر ایک مسیحی کو سچا اور دیانتدار مسیحی بناوے تاکہ وہ اپنے باغ سے اُس کے لئے پھل اور پھول پیدا کرے۔ آمین۔

اندریاس - اول مدرس

خرمن کا ایک دانہ

بیج کیسی چھوٹی چیز ہے۔ مگر تاہم اس کے محاصل کتنے بڑے ہیں۔ بیج کیسی معمولی سی چیز ہے۔ تاہم اس کی خاصیت کیسی عجیب ہے۔ ایک بیج جسکو ایک چڑیا اپنی چونچ میں اُٹھا کرلے جا سکتی ہے۔ ہر سال بویا جا کر اپنی پیداوار سے جو لہلہاتے ہوئے کھیتوں سے ملتے ہیں ایک صوبے کو ڈھانک سکتا ہے۔ بھلا دنیا کے تمام دانا اور بڑے آدمی ملکر ایک ایسا بیج بنا تو دیں ایسا دانہ بنانے کے لئے ایک خدا کا ہونا لازمی ہے اور ایسے دانے کا اُگنا اور پھل لانا اُس کی خدائی کا ثبوت ہے اور یہ دانہ مسیحی بادشاہت کے اس زمین پر پھیلنے کا ایک عمدہ نمونہ ہے۔ تخم حیات اوّل اوّل تو کیسا حقیر سا معلوم ہوا۔ لیکن کیسا بڑا عالیشان درخت اس سے پیدا ہوا۔ سلطنت روم کے ایک صوبے میں جس کا رقبہ لنکا سے بھی کم ہے مسیحی دین کا یہ بیج شروع میں نمایاں ہوا اور اصطبل میں جہاں گھوڑے بندھتے یا گائے بیل پائے جاتے ایسے حقیر مکان میں مبارک مریم کا یہ طفل نرینہ پیدا ہوا ایسی حقیر صورت میں ظاہر ہوا تو بھی فرشتوں نے اُسکی تعریف کے گیت گائے۔ کیونکہ اس کے جلال کی بابت سے جو آسمان سے اُترا (تاکہ ایک ادنیٰ جسم بیج کے وسیلے اختیار کرکے ایک کنواری کے شکم سے پیدا ہو) فرشتے بخوبی آگاہ تھے۔ یہ پرجلال بیج جبکہ ہنوز طفل شیر خوار ہی تھا تو ایک بدذات بادشاہ نے اس بیش بہا تخم کو برباد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن خود برباد ہو گیا چونکہ مسیحیت کا پھیلنا ضروری تھا۔ اس لئے یہ بھی ضرور تھا کہ یہ بیج گاڑا جائے۔ کیونکہ دانہ اگر زمین میں گر کے مر نہ جائے تو اکیلا رہتا ہے پر اگر مرے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ بموجب یوحنا ۱۲ باب ۲۴ آیت۔ مسیحی مذہب کا درخت اس قبر سے پیدا ہوا جس میں یہ تخم یعنے خداوند یسوع مسیح دفن کیا گیا تھا۔ چند مچھووں کی ایک حقیر سی چھوٹی جماعت جو عموماً اَن پڑھ تھی گویا اس درخت کے کمزور سے تنے تھے۔ مگر جائے تعجب ہے کہ یہ درخت یک بیک ایسا بڑھ گیا کہ اس نئے پودے میں ایک ہی دن میں تین ہزار پھل لگ گئے دیکھو اعمال ۲ باب ۴۱ آیت ہرچند اس درخت کو کاٹ ڈالنے اور اس کی بیخ کنی کی کوششیں کی گئیں۔ لیکن وہی مثل ہے کہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ستمگر موذیوں نے اس درخت کو متزلزل کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ مسیحی قید کئے گئے شکنجوں میں کھینچے گئے۔ قتل کئے گئے۔ بعضے جانوروں کی کھالوں میں سیئے جاکر کتوں کے سامنے پھینکے گئے۔ اور بعضے موم روغن کے تنگ پاجامے پہنائے جاکے شعلوں کی مانند جلائے گئے۔ ظالموں نے مسیحیت کے درخت کو بڑے زور شور سے ہلایا۔ اور شہیدوں کے گروہ کے گروہ پکے پھلوں کی مانند زمین پر گرا گئے۔ مگر اس درخت نے اور

بھی جڑ پکڑ لی۔ اور وہ زیادہ زیادہ بڑھ گیا اور اس کی ایک ڈالی دور دراز جزیرہ برطانیہ تک پہنچی۔ اور وہ ڈالی ایسی موٹی اور بڑی ہو گئی کہ اس کی شاخیں کل جہان پر چھائی ہوئی ہیں اس دور تک پھیلنے والی شاخ سے ایک اور شاخ نکل کے ملک ہند میں آ پڑی جو پھل برابر بڑھ رہی ہے۔ جسکو کہ فرزندان ہند خود دیکھ رہے ہیں۔ وہ بیج جس کو مدت دراز گذر گئی کہ ایک دور دراز ملک یہودیہ میں بویا گیا تھا کیا کچھ پھل لا رہا ہے یہ درخت ہنوز مضبوط اور قائم ہے۔ کیونکہ اس کی زندگی خود خدا ہے۔ اور جب سالطون کی مسجدیں گلا کے سوکھ جائینگی تو یہ مسیحیت کا درخت قائم رہ کے سرسبزی اور خوشنمائی میں ترقی کریگا۔ مسیحی مذہب کی عجیب خاصیت کئی طرح سے ظاہر ہوتی ہے جہاں کہیں اس درخت کی ڈالیاں پہنچی ہیں وہاں ان کے سایہ تلے رحمت اور محبت کے کام پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس عجیب درخت کے طفیل ہزاروں شفاخانے بیماروں۔ اندھوں۔ بہروں کوڑھیوں کے واسطے اور بے کسوں کی خاطر پناہ گاہیں اور یتیموں کے لئے گھر تیار کئے گئے ہیں مسیحی مذہب ہی وہ مذہب ہے کہ جس کے باعث کروڑوں روپیہ صرف کرکے غلاموں کی آزادی خریدی گئی۔ کیا روی زمین پر کوئی مذہب ایسا ہے کہ جس نے ذلت سے مخلصی بخشنے اور جہالت کے دور کرنے میں ان باتوں کا ایک ہزارواں حصہ بھی کیا ہو۔

پس ان برکتوں پر غور کرو۔ جو اس درخت کے سبب پیدا ہوئی ہیں۔ پھر ہم سب کو یقین ہو جائیگا کہ قادر مطلق ہی کی قدرت حکمت اور محبت نے اسکو ضرور بالضرور بویا ہے اور کہ یہی دین منجانب اللہ ہے۔ بہتر ہے کہ اس درخت کے تلے پناہ گزین ہو اور اس کے صداقت کا زندگی بخش رس پیو۔ کیونکہ یہ جان رکھو کہ جب تک یہ درخت کل زمین کو نہ گھیر لوے یہ برابر بڑھتا ہی رہیگا زمین خداوند کے جلال کے علم سے معمور ہو جائیگی۔ جس طرح پانی سے سمندر بھرا ہے (حبقوق ۲ باب۔ ۱۴ آیت)

حقیقت نگار

شکریہ

نور افشاں کے دوست جو اس کی اشاعت میں ترقی کی کوشش فرماتے اور نئے خریدار دیتے رہتے ہیں ہماری طرف سے شکر گذاری کے مستحق ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں ڈاکٹر وانیل بھول صاحب نے نور افشاں کے دو خریدار دیکر نہ صرف ہماری ہمت کو بڑھایا ہے۔ بلکہ دوسرے خریداروں کو بھی اس بات کی ترغیب دی ہے کہ وہ بھی اس کار خیر میں اگر تھوڑی سی کوشش فرماتے رہیں تو اخبار کی خریداری دوگنا بڑھ سکتی ہے کیا نور افشاں کے دوست ڈاکٹر بھول کے برابر بھی کوشش نہیں کر سکتے؟ ہم نور افشاں کے دوستوں سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس کی خریداری بڑھانے میں ضرور امداد کرتے رہینگے

تصحیح

گذشتہ اشاعت میں الیف۔ اے کے امتحان کے نتیجہ میں مسٹر جوزف لعازرس کے نمبر ۲۹۴ غلطی سے شایع ہوئے ہیں آپ ۲۸۴ نمبروں سے پاس ہوئے ہیں +

نیویارک میں ایک نئی گیس ایجاد ہوئی ہے جس سے پانی کے بغیر آن کی آن میں آگ کے بلند سے بلند شعلے بجھائے جا سکتے ہیں۔ تیل کے گوداموں بڑی بڑی عمارتوں اور جہازوں میں اس کا تجربہ کیا گیا ہو جو بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے پنجاب کرسچن کانفرنس کو مزید ۴۲ مربعوں کا عطیہ

ہمعصر مسیحی میں ذیل کی خوشخبری پڑھ کر ہمیں کمال مسرت حاصل ہوئی آپ لکھتے ہیں کہ یہ خبر تمام مسیحی قوم کے لئے باعث فخر ہوگی کہ گورنمنٹ عالیہ نے علاقہ منٹگمری میں پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کو ۴۲ مربعے اور عطا فرمائے ہیں۔ یہ وہی زمین ہے جس کے لئے دوسرے صاحبان نے دس ہزار روپے فی مربعہ پیش کئے تھے۔ مزید حالات آئندہ نمبر میں ملاحظہ کیجئے۔ ہم گورنمنٹ عالیہ کی شکر گذاری کرتے ہوئے پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کو اور اس کے پریذیڈنٹ کو مبارکباد دیتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ اس کار خیر میں اپنا قدم آگے کی طرف ہی بڑھاتے رہینگے +

ایف سی کالج لاہور سے بی۔ اے اور بی۔ ایس سی کے امتحان کا نتیجہ

لاہور۔ ایف۔ سی۔ کالج کی طرف سے جس قدر مسیحی نوجوان بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہوئے تھے۔ ان میں سے ذیل کے نوجوان کامیاب ہوئے ہیں جنکو ہم صدق دل سے مبارکباد دیتے اور ان کے لئے دعا بھی کرتے ہیں کہ خداوند ان کو زندگی کے میدان میں اپنے جلال کے لئے استعمال فرمائے۔ آمین۔

بی۔ اے میں پاس

۱۔ سی احمد شاہ گیلانی

۲۔ سی۔ کمار بیرجی

۳۔ بی۔ بسا وامل

۴۔ جے بیٹی

۵۔ ای۔ ل۔ ایلن

بی۔ ایس سی میں پاس ۔ ۱۔ ای الیف ایڈورڈز

۲۔ پی۔ ایم۔ جوزف
۳۔ ایس۔ کے۔ بوس

ایس۔ چوہان

نور افشاں کے لئے کتابوں کی فہرست

ڈاکٹر جے۔ جے۔ لوکس۔ ڈی۔ ڈی لینڈھور مصوری سے تحریر فرماتے ہیں کہ ذیل کی کتابیں ہندوستانی پاسٹروں اور پریچروں کو مفت ملسکتی ہیں بشرطیکہ وہ ڈاکٹر جے۔ جے لوکس لینڈھور مصوری سے کتابوں کے لئے درخواستیں بھیجیں۔ یہ موقع ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔ صرف چند ہفتوں کے واسطے ہے۔ پاسٹر او رمنادصاحبان کو اس موقع سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ ریورینڈ جے۔ جے لوکس لینڈھور مصوری یوپی۔

رومن اُردو کتابیں

۱۔ یسوع پھر آتا ہے۔ مصنف پادری ڈبلیو۔ ای بلیکٹن صاحب۔
۲۔ مسیح کی زندگی اور تعلیمات۔ مصنف پادری ای پی نیوٹن صاحب۔
۳۔ کرنتھی مسیحیوں کو پولس رسول کے پہلے خط کی تفسیر۔ مصنف پادری جے۔ جے لوکس صاحب ڈی۔ ڈی
۴۔ تسلنیکیوں کو پولس رسول کے پہلے خط کی تفسیر۔ مصنف پادری جے۔ جے لوکس صاحب ڈی۔ ڈی۔

فارسی اُردو

۱۔ یسوع پھر آتا ہے۔ مصنف ولیگ
۲۔ مسیح کی زندگی اور تعلیمات
۳۔ کرنتھی مسیحیوں کو پولس رسول کے دوسرے خط کی تفسیر۔ مصنف پادری جے۔ جے لوکس ڈی۔ ڈی۔

نور افشاں کی وسیع اشاعت کے لئے نہایت سرگرم کوشش کیجئے

رسالۂ مسیحی

مطبوعہ ماہ رواں کے دسویں صفحہ پر مسٹر کے ایل رلیارام صاحب ایڈیٹر انچیف نے ایک استدعا درج فرمائی ہے جس سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ **نور افشاں** کی بہتری کے بڑے آرزومند ہیں۔ اور ممکن ہے کہ آپ کی اس تحریر کا مفہوم بعض ناواقفوں کی نظر میں یہی ٹھہرے۔ لیکن ہم نہایت افسوس کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ حقیقت بالکل برعکس ہے۔ آپ کو نور افشاں سے کچھ دلچسپی نہیں آج تک آپ سے اور آپ کے احباب و اقارب سے نور افشاں کی خریداری یا نامہ نگاری کا گناہ سرزد نہیں ہوا۔ اب بھی آپ کو نور افشاں کی ادارت یا اُس کی بہبود و خسارت سے چنداں واسطہ نہیں۔ دراصل بنائی معاملہ یہ ہے کہ آپ ہمارے اسسٹنٹ ایڈیٹر یعنی پادری غلام مسیح صاحب سے ناراض ہیں اور ہر طرح سے کوشش کر رہے ہیں کہ اُن کو نور افشاں کی خدمت سے برطرف کر دیا جائے۔ لہٰذا جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ سب آپ کی دلی کدورت اور آپ کے بغض و عناد کی تحریک سے ہے۔ آپ کی تحریر اور مکنون ضمیر میں بعد المشرقین ہے۔ جو آپ جیسے ذی رتبہ آدمی کی شان کے شایاں نہیں ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند

محمد اسمعیل ایڈیٹر انچیف

پولینڈ میں سیلاب نے تباہی مچائی ہے خصوصاً شمالی مشرقی حصہ میں بہت نقصان ہوا ہے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔

مبارکباد

احباب اور بہی خواہان چودھری اے جی ہملٹن چوہان صاحب سپرنٹنڈنٹ کوئین وکٹوریہ اورفن ہوم (سری وہارہ ضلع منٹگمری) کو مبارکباد دیتے ہیں کہ آپ کا سب سے بڑا صاحبزادہ چودھری سموایل۔ ایچ چوہان ایف۔ اے کے یونیورسٹی امتحان میں اور آپ کی صاحبزادی کماری کلا ڈیا۔ ایف۔ چوہان میٹرک یونیورسٹی امتحان میں اور منجھلی صاحبزادی مڈل کے سرکاری وظیفہ کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔

یہ ہمارے لئے خوشی اور فخر کا باعث ہے کہ یہ بچے اپنی تعلیم جاری رکھ کر بی۔ اے۔ ایف۔ اے۔ (یعنی ایس سی میڈیکل گروپ) اور نویں جماعت کی تیاری فورمن کرسچین کالج لاہور۔ انٹرمیڈیٹ کالج لاہور اور ایونس گرلز ہائی سکول سیالکوٹ میں آگے کو کرینگے۔ ہم اُن کی کامیابی کے لئے دست بدعا ہیں۔

از حد خوشی کا مقام ہے کہ کماری اڈیلین۔ سی چوہان کو اب خدا نے صحت اور تندرستی بخشی ہے۔ کامل نو ماہ کی سخت علالت کے بعد چار زبردست اپریشن دہنے بازو کے برداشت کئے ہیں۔ الحمد خدا کے فضل سے بازو درست ہو چکا ہے جس کے لئے ڈاکٹر ڈیکلین صاحبہ اور ڈاکٹر لیہ صاحبہ۔ لیڈی اچیسن ہسپتال۔ لاہور کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہم کماری کو جس نے اتنی تکلیف برداشت کی نہایت ہنستے ہوئے اور کامل طور پر صبر کرتے ہوئے مبارکباد دیتے ہیں اور چودھری صاحب موصوف کو اس لڑکی کی صحت کے لئے ضرور دوبارہ مبارکباد دیتے ہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اس لڑکی کو کامل صحت و توانائی بخشے۔ آمین۔

ایڈیٹر

خط و کتابت کرنے وقت چٹ نمبر ضرور لکھیں۔

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیمات۔ عرض خدمت بابرکت میں یہ ہے کہ پچھلے اتوار کو مسٹر این۔ ایم ہوز (کپورتھلہ) نے اپنے مکان پر گرجہ کرایا۔ مسٹر و مسز متر۔ مسز ہوز۔ ہز ہولینس شری حضور یوگا چاریہ جی و پادری بوٹا سنگھ وغیرہ کئی معزز اصحاب بھی موجود تھے۔ بھجنوں کے بعد مسٹر ہوز صاحب نے بائبل کی تلاوت کی اور پھر دیہاتی بھجنوں کے راگ کے بعد انہوں نے آیات کی تشریح بالکل سادہ مگر مؤثر الفاظ میں کرتے ہوئے بتلایا کہ کس طرح خداوند یسوع ہماری روح کی بھی سوکھی زندگی کو جو کہ باغ دنیا سے اکھاڑی جانے کے قابل تھیں حفاظت میں رکھتے ہوئے پھل دار کرتا ہے۔ حاضرین نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اس کے بعد مسٹر متر و پادری بوٹا سنگھ جی نے دعا کی۔ گرجا ختم ہوا

ادھر یہ کارروائی ختم ہی ہوئی تھی کہ مسز ہوز صاحبہ نے جو کہ ایک بڑی شریف۔ محنتی اور مستقل مزاج ہیں۔ باہر صحن میں کرسیوں و میزوں کو لگوا دیا۔ اور تمام مہمانوں کی مٹھائی و خربوزوں سے تواضع کی۔ خربوزے بڑے میٹھے اور نفیس تھے۔ اس پر مسٹر ہوز صاحب کی ظرافت طبع کا نچوڑ اور بھی سونے پر سہاگے کا کام دے رہا تھا۔ اسی اثنا میں مسٹر متر صاحب کے سوال کرنے پر شری یوگا چاریہ جی نے مسئلہ تناسخ پر فلسفانہ خیال ظاہر کرتے ہوئے یہ دکھایا کہ روح کا قالب تبدیل کرنا کیوں از بس ضروری ہے۔ اس کے متعلق چند ایک چشم دید واقعات کا بھی انہوں نے ذکر کیا۔ قریباً نو بجے رات یہ محفل ختم ہوئی اور تمام تکلیف کے لئے مسٹر ہوز کا شکریہ کیا گیا۔

نرمل چند۔ بی۔ اے آنرز

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجیے۔

خبریں

سرکاری اعلان

خوشی کا مقام ہے کہ بقر عید کی تقریب پر صوبہ پنجاب میں کوئی خاص خونریزی یا ناخوش گوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ مختلف اقوام کے افراد نے ضبط و تحمل کی سپرٹ کا اظہار کیا ہے۔ احمد پور (ضلع جھنگ) کی خبریں اس امر کا ثبوت بہم پہنچاتی ہیں کہ وہاں کے ہندو مسلمانوں میں اس وقت بڑے اچھے تعلقات قائم ہیں۔ وہاں جب عیدگاہ میں عید کی نماز ہو چکی تو ہندوؤں کی طرف سے امام کو ایک عمامہ۔ ایک لنگی اور دو روپے نقد کا خلعت پیش کیا گیا۔ جتنے مسلمان موجود تھے تمام کے تمام کو ہندوؤں نے اپنے خرچ پر شربت پلایا۔ اظہار مودت کے طور پر اس موقع پر گولے وغیرہ بھی چلائے گئے۔ مسلمانوں نے ہندوؤں کی اس مہربانی کا شکریہ ادا کیا اور وعدہ کیا کہ ہم بھی آئندہ دسہرہ کے تہوار پر اسی قسم کے طرز عمل سے پیش آئینگے۔ قابل ذکر نتیجہ جو ان تمام باتوں سے پیدا ہوا وہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے بالکل کوئی گائے ذبح نہ کی اور صرف بکری کی قربانی کی۔

احمد پور وہ جگہ ہے جہاں ابھی کوئی دو سال پہلے ہندو مسلمانوں کے تعلقات سخت کشیدہ تھے۔

میرے ایک دوست کو جو اچھے خاصے ادیب ہیں الفاظ اور ناموں کے ٹھیک یا غلط استعمال کی کھوج کرنے کی سخت اور دیرینہ عادت ہے۔ ایک دن آپ فرمانے لگے کہ دیکھو لوگ بعض الفاظ اور ناموں کو کیسے غلط طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً جس چیز کو لوگ جرابیں کہتے ہیں۔ دراصل اس کا نام پاجامہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ دراصل یہ پاؤں کا جامہ ہوتا ہے۔ جس چیز کو پاجامہ کہتے ہیں اس کا نام کمر جامہ یا ٹانگ جامہ ہونا چاہیے۔ اسی طرح آپ فرمانے لگے کہ ہم لفظ پاخانہ کو بھی غلط طور پر استعمال کرتے ہیں۔ پاخانہ کے اصل معنے جوتی ہے کیونکہ جس طرح عینک کا خانہ ہوتا ہے اسی طرح یہ پاؤں کا خانہ ہے۔ اس لئے یہ لفظ صرف جوتی کے لئے استعمال ہونا چاہئے۔ نہ کہ ٹٹی کے لئے۔ لفظ ازار بند بھی غلط طور پر استعمال ہوتا ہے۔ فی الحقیقت یہ کلوروفارم کے لئے استعمال ہونا چاہئے۔

کون ہے؟ جو میرے دوست کی جدت کی داد نہ دیگا۔

(نیم ستارم)

لنڈن۔ ۲۰ جون۔ آج برٹش انڈین یونین نے لارڈ ریڈنگ کو دعوت دی۔ لارڈ ریڈنگ نے دعوت کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ انگریزوں اور ہندوستانیوں میں تعاون ہو۔ تمام تکالیف کا باعث غلط فہمیاں ہوتی ہیں۔ جو باہمی میل جول سے دور ہو سکتی ہیں۔ ہندوستان میں بھی تعاون کی خواہش زیادہ ہو رہی ہے۔ اور ہندوستان کا فائدہ بھی اسی میں ہے کہ وہ برطانیہ سے تعاون کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس تعاون کو ترقی دے سکوں اور یہ سلطنت کی ایک بڑی خدمت ہوگی اور اگر ہم اس کام کو کریں تو یہ سلطنت انسانیت اور تہذیب کی ایک سچی خدمت ہوگی۔

(ر)

لکھنؤ۔ ۱۴ جولائی۔ معلوم ہوا کہ یو۔ پی کونسل کے سوراجی ممبران نے مسٹر مکندی لال ایم۔ اے بیرسٹر ممبر کونسل کو اپنا کونسل کا صدر منتخب کئے جانے کے لئے نامزد کیا ہے۔ مسٹر مکندی لعل ضلع گڑھوال کے نمائندہ ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ چند غیر سوراجی ممبر بھی ان کے حامی ہیں۔ انتخاب صدر ماہ اگست

کے اخیر میں ہوگا

(۱۱)

دو دن ہوئے جالندھر میں قریباً دو گھنٹہ تک سخت بارش ہوئی۔ کئی مکانات گر گئے اور چند اشخاص کو چوٹیں آئیں۔ ڈپٹی کمشنر نے علی الصبح موقعہ کا معائنہ کیا۔

(۱۱)

اندور ۱۴ جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ مسٹر چونی لال کانتی رام چندیل سابق جنرل سکریٹری اندور ریذیڈنسی کو دیوان دھار کے حکم کے ماتحت گرفتار کیا گیا ہے۔

(۱۱)

شملہ ۱۴ جولائی۔ لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبران کو ایک گشتی چٹھی کے ذریعہ یہ اطلاع دی گئی ہے۔ کہ اجلاس اگست و ستمبر میں غیر سرکاری تجاویز کے لئے چار دن مقرر کئے گئے ہیں اور سرکاری کاموں کے لئے ۱۳ دن یعنی ۲۲ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۷ - ۳۱ اگست اور ۴ - ۷ - ۸ - ۱۰ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۷ ستمبر کو سرکاری کام ہوگا۔ اور ۲۶ اگست و ۹ ستمبر کو غیر سرکاری مسودہ قوانین پیش ہوکر ان پر بحث ہوگی اور ۲ و ۱۶ ستمبر کو غیر سرکاری رزولیوشن پیش ہونگے۔ غیر سرکاری بلوں کے متعلق ۱۱ - ۲۵ اگست کو اور رزولیوشنوں کے متعلق بیلٹ کیا جائیگا۔ یہ اجلاس ۲۰ اگست سے شروع ہوگا۔

(۱۱)

مسٹر دورا سوامی آئنگر بی۔اے وکیل ممبر اسمبلی نے اپنے مکان کے ساتھ ایک ہال بنایا ہے جسکا نام گاندھی مندر رکھا ہے۔ مسٹر دورا سوامی مقامی قصبہ کمیٹی کے صدر ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگرچہ یہ ہال میں نے اپنے گھر کے ساتھ بنوایا ہے تاہم اسے صرف پبلک جلسوں وغیرہ کے استعمال کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ یہاں چرخہ کلب بنایا جائے۔ اور اس حال میں ہم مہاتما جی کے ادیش کے مطابق روزانہ چرخہ کاتا کرینگے۔

تقریر کے بعد سکریٹری ضلع کانگرس کمیٹی نے مہاتما جی کے ایک بت کی نقاب کشائی کی اور آپ کی تقریب میں ایک مختصر تقریر فرمائی۔

امرتسر ۱۳ جولائی۔ آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے لئے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی بڑی مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ تمام مسلمان پارٹیوں کے نمائندے کانفرنس میں شریک ہونگے۔ اخبارات کے نمائندوں کو جنرل سکریٹری کی حاصل کئے بغیر کسی رپورٹ کی اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔ ڈیلیگیٹوں کو ٹکٹ امرتسر میں سکریٹری مہیا کریگا۔

(۱۱)

لاہور ۱۵ جولائی۔ کل شام شیشہ موتی بازار میں پولیس نے ایک شخص کی چرس کی ناجائز فروخت کے شبہ میں تلاشی لی۔ چرس برآمد ہونے پر پولیس اسے گرفتار کرکے اپنے ساتھ لے گئی۔

(۱۱)

یوتمال ۱۳ جولائی۔ آکولا ڈسٹرکٹ کے حکیموں اور ویدوں نے ایک پبلک جلسہ میں جو آکولا میں ایر۔ وید وسار دوہری ہرشاستری کی زیر صدارت ہوا۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں مہاتما گاندھی کی کلکتہ والی تقریر اور ینگ انڈیا میں ویدک اور یونانی کے متعلق جو کچھ مہاتما جی نے لکھا ہے اُس کے خلاف سخت پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ مہاتما کے یہ ریمارک ہر دو طریقہ ہائے علاج کے نہایت ابتدائی اصولوں سے بے بہرہ ہونے کا نتیجہ ہیں۔ مہاتما جی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ یا وہ اپنے ریمارکس واپس لیں۔ یا اپنے بیان کو ماہرین کے فیصلہ سے ثابت کریں۔

(۱۱)

لنڈن ۱۳ جولائی۔ ٹائمز کا نامہ نگار ریگا سے لکھتا ہے کہ سوویٹ اخبارات یہ اشارے رہے ہیں کہ برطانیہ نے لٹویا۔ پولینڈ اور استھونیا کو روس کی سوویٹ گورنمنٹ کے اُلٹ ڈالنے کے لئے ایک جنگی مہم میں شمولیت کی دعوت دی ہے۔ ماسکو والے اس خبر کے صحیح ہونے پر اصرار کرتے ہیں۔ کمشنر جنگ نے اپنی فوجوں کو مخاطب کرکے کہا کہ انگریزوں کے خلاف کھلے اعلان جنگ کے لئے ہر وقت تیار رہو کیونکہ اس میں کوئی شک وشبہ کرنا ناممکن ہے کہ تم پر حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں"۔ مگر برطانیہ اس سے انکاری ہے اور کہتا ہے کہ یہ بھی برطانیہ کے خلاف ماسکو کا ایک پروپیگنڈا ہے۔

(۱۱)

لنڈن ۱۲ جولائی۔ چین کی تیز ملکیوں کے خلاف روش کا لب لباب یہ ہے کہ فرانس کو اس وقت چین میں کوئی خطرہ نہیں۔

(۱۱)

ہانگو ۱۳ جولائی۔ چینی چیمبر آف کامرس کی میموریل سروس میں یہ فیصلہ ہوا ہے کہ برطانی بنکوں کے خلاف اقتصادی کارروائی کی جائے اور برطانی فرموں سے قطع تعلق کرکے تمام برطانی فرموں کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ اور ان کے تمام چینی ملازموں کو بلا لیا جاوے۔

(۱۱)

کی رفاقت حاصل کرے۔

پس اے جوان ان خواہشوں کو جو کہ تیری جوانی کو اضطراب میں اور زندگانی کو ہمیشہ کے عذاب میں کھینچے لئے جا رہی ہیں چھوڑ۔ تو کب تک خوابِ خرگوش میں پڑا رہیگا۔ اے نادان یہ جوانی کی اُمنگیں چند دن اور ہیں اور پھر بس تو اب بھی سنبھل بیٹھ۔ کیونکہ ہنوز دن کافی ہیں ہنوز زندگی کی شام نہیں آئی۔ سو تو خیرباد کہہ۔ ان سب خواہشات کو اور تائب دل سے توبہ کر کے مسرف بیٹے کے ساتھ باپ کے گھر کی راہ لے۔ جہاں کہ تو بالکل محفوظ ہوگا۔ اور ہر نعمت افراط سے حاصل کریگا۔ اور اُس کی قربت و صحبت میں رہیگا ؎

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبریست
وقتِ پیری گرگ ظالم مے شود پرہیزگار

مبارک وہ ہے جو اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خالق کو یاد کرے۔

برکت مسیح بھٹی۔

موگا کنونشن

اب تو اس قدر کنونشنیں ہوگئی ہیں۔ کہ کسی کنونشن کا ریویو کرنا۔ نہ صرف تحصیل حاصل ہے۔ بلکہ رقابت تک نوبت پہنچ رہی ہے۔ کنونشن والے خیال کرتے ہیں کہ ہماری ہی بڑھ کر چڑھ کر ہو۔ یہ رقابت اچھی ہے اس میں بُرائی نہیں خدا کے جلال کے واسطے ہے ؎

خوش ہوں میں تیرے چاہنے والے کو دیکھ کر
اپنے رقیب سے بھی عداوت نہیں مجھے

سہارنپور کنونشن کے بعد دوآبہ کنونشن۔ اس کے بعد اب موگا کنونشن۔ چند روز سیالکوٹ کنونشن۔

کنونشناں دی میٹر پے گئی ہے

زندگی کے نشان ہیں۔ موگا کنونشن کوئی شہری اور نیشنیل کنونشن نہیں۔ یہ تو صرف پنجابی دیہاتی گنوار غریب مسیحیوں کی کنونشن ہے۔ شہری تو واعظین ہی نظر آتے تھے۔ اور وہ بھی چوٹی کے واعظ پنجاب کی کلیسیا کے ناک منہ۔

اول تو ڈاکٹر پادری گارڈن صاحب گورداسپوری خالص پنجابی۔ دوسرے صاحب پادری اے ٹھاکرداس صاحب ایم۔ اے۔ لاہوری تیسرے صاحب ریورنڈ این طالب الدین بی۔ اے نیشنل مشنری۔

ان کے وعظوں۔ تقریروں اور فصاحت کی تعریف کرنا ان کی خوبیوں کو کم قدر کرنا ہے۔ اُن کا نام ہی اُن کی تعریف کی ضمانت ہے۔ مضمون تھا خدا کی بادشاہت۔ دیہاتیوں کے واسطے یہ کوئی دلچسپ مضمون نہ تھا۔ تاہم مقرروں نے ایسے سادے پیرایہ اور ٹھیٹھ پنجابی میں بیان کیا کہ اگرچہ وہ بخوبی تو نہ سمجھ سکے۔ مگر اُن کے دماغ کے قریب قریب تک پہنچ ہی گیا بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا پہنچا کر چھوڑا۔

اب کے ایک بات ضرور تھی کہ ظاہری شور و غبار اور بھیڑ کے فائر نہ تھے۔ جو کچھ تھا سادگی کے ساتھ میانہ کام تھا۔ بناوٹ نہ تھی۔ اب کے کنونشن میں کئی ایک سادھو بھی تھے۔ ایک سادھو پٹنہ سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جوان صالح ہیں۔ افسوس کہ اُن کی کوئی تقریر نہ سُنی۔ ہماری کنونشنوں میں یہ ایک بڑا گھاٹا ہے۔ وہی جو اُن کے مقرری ٹکسالی مقرر مقرر ہیں وہی بولیں اور کوئی مجال کیا ہے جو بولنے کا نام لے البتہ سادھو سچیا سنگھ چپ نہیں ہوتے مقرری جلسوں کے بعد وہ آرام کے وقت اپنا کام شروع کر دیتے تھے اُنہوں نے بہت اچھا کام کیا۔ خدا کی بادشاہی کا بیان خوب کیا۔ خوبی اُن میں یہ ہے کہ وہ کلام میں سے ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے بیان کرتے تھے کہ سب کی سمجھ میں آ جاتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کلام الٰہی کے حافظ ہیں سادھوؤں کے واسطے اچھا نمونہ ہیں۔ کلام کے پڑھنے والے اور مرد دعا ہیں۔ بعض دفعہ وہ اس طرح اپنے آپ ہی بیٹھے بیٹھے دعا کرتے ہیں گویا خدا سے روبرو باتیں کرتے ہیں۔ جس طرح بیٹا باپ سے۔

انتظام کنونشن کا امریکن مشنریوں کے ہاتھ میں تھا۔ بہت ہی اچھا انتظام تھا۔ کسی قسم کی شکایت یا بگڑ بڑ نہ تھی۔ کھانا اچھا بستا۔ عین وقت پر اپنے ہاتھ سے کھانا تقسیم کرتے تھے۔ گرمی اگرچہ زوروں پر تھی۔ مگر یہ لوگ تھے کہ ذرا نہیں گھبراتے تھے۔ نہایت خندہ پیشانی اور خوش مزاجی سے کام میں مصروف تھے زیادہ خوبی یہ تھی کہ چھوٹا اور بڑا اُن کی نظر میں برابر تھے۔ کھانے میں کوئی تفاوت نہ تھی۔ دال روٹی۔ گوشت روٹی۔ بھاجی اسی میں سے وہ بھی کھاتے تھے۔ لیڈیز تک وہی کھانا کھاتی تھیں۔ پیسے دیئے روٹی لی۔ زمین پر بیٹھ کر کھانے لگ گئے۔ بہت اچھا انتظام تھا کسی قسم کی گڑگڑاہٹ نہ تھی۔

حمد و ثنا گانا بجانا خوب تھا۔ ایک پارٹی گانے بجانے والی کلارک آباد سے وہاں پہنچ گئی تھی۔ اُس نے کنونشن کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ آخری شب جبکہ رات کی میٹنگ ختم ہوئی تو ابر رحمت نے نزول فرمایا۔ خوب بارش ہوئی۔ مگر کسی قسم کی تکلیف زائرین کو نہیں ہوئی غرضیکہ کنونشن خوب کامیابی سے ختم ہوئی۔

رونق اب کے کم تھی کم لوگ آئے۔ افسوس ہے کہ قصور کی پارٹی نہیں آئی۔ وجہ معلوم نہیں۔ آخری دن اتوار کو بعد دوپہر عشاء ربانی عمل میں آئی +

راقم واعظ۔

ضرورت ۳/۲ ہے مبشر کی۔ جو کہ ہووے آدمی مسیحی۔ پنجابی خالص ممبر ہووے چرچ آف انگلینڈ کا۔ ملیگی اسکو تنخواہ روپے پچیس ۲۵ ماہواری۔ ہوسکتی ہے ترقی روپے تیس تک۔ ملیگا مکان مفت رہنے کو۔ آوے درخواست پاس میرے

واعظ پاسٹر کلارک آباد

ہندوستانی مسیحی لینمین ایسوسی ایشن کمیٹی کی سالانہ رپورٹ

واضح ہو کہ یہ کمیٹی مقام کوہ منصوری پر ۱۹۲۳ء سے قائم ہے اور اس کمیٹی کا خاص کام یہ ہے کہ وہ یتیم مسیحی جو نہایت ذلیل و خوار رہتے ہیں یا کسی مرض میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں مرجاتے ہیں۔ اُن کے بکس و کفن وغیرہ کا انتظام کرے۔ چونکہ منصوری پر بہت سی ایسی اموات ہوئیں جو نہایت بے ترتیبی سے دفنائی گئیں اور سلامت کا باعث ہوئیں۔ ایسی دقتوں کے مٹانے کے لئے یہ کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ تاکہ غریب مسیحیوں کی بروقت ضرورت مدد کرتی رہے۔ اس کمیٹی کی گذشتہ سال کی کارگذاریوں پر غور کر کے مناسب سمجھا گیا کہ یہ کمیٹی ۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۸ء تک قائم رہے۔ اس کے مندرجہ ذیل افسر مقرر ہوئے ہیں۔

مسٹر ڈی شفیع چیرمین

مسٹر ملتان مسیح وائس چیرمین

مسٹر ڈبلیو۔ ایس۔ منیر جنرل سکرٹری

مسٹر جی۔ سی۔ عیسیٰ اسسٹنٹ سکرٹری۔

مسٹر بدھو خلیفہ خزانچی

مسٹر مراد مسیح اسسٹنٹ خزانچی۔

المشتہر

سکرٹری ڈبلیو۔ ایس منیر معرفت

ملتان مسیح

اشتہار کُتب

آوِیس ۔ رومی تیغوں کے عہد کا ایک نہایت دلچسپ اور پُر درد فسانہ جس میں قیصر کالیگولہ کی ستم رانی

لوگوں کی ستم کشی و عبرت خیز واقعات کا ذکر ناول کے پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ کتاب کی ضخامت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں ۳۰ ابواب ہیں۔ صفحہ ۲۳۸ - ۱۲ر

اور او السیرت المسیح ۔ چاروں اناجیل میں سے مسیح کی زندگی کے مفصل حالات شروع سے انجام تک۔ نہایت ضخیم مگر ارزاں کتاب ہے صفحہ ۳۰۶ سٹف قیمت صرف ۸ر

بہت بیش قیمت عطر کی شیشی ۔ امریکہ کی ریاست متحدہ کے ایک متمول شخص کے بیٹے ولیم واشنگٹن پرڈن کے حالاتِ زندگی۔ جو کہ ٹوری صاحب کا لیکچر سن کر خدا کا خادم بننے کی طرف مائل ہوا اور قاہرہ واقعہ مصر میں مشنری خدمت کے لئے تیاری کرتا ہوا جاں بحق تسلیم ہوا صفحہ ۴۳ - ۶ پائی -

بائبل اٹلس ۔ اس میں مندرجہ ذیل ۱۴ نقشے ہیں (۱) طوفان کے بعد قوموں کی تقسیم (۲) غیر اقوام و ممالک جن کا ذکر عہد عتیق میں ہے (۳) اسرائیلیوں کا مصر سے کنعان کو جانا (۴) ملک کنعان کی تقسیم ۱۲ فرقوں میں (۵) سلاطین کے زمانہ میں یہودا اور اسرائیل کی سلطنت (۶) ساؤل - داؤد اور سلیمان کی حکومت (۷) یہودیوں کی اسیری کی سرزمین (۸) یروشلم قدیم (۹) خیمہ اور سلیمان کی ہیکل (۱۰) ملک کنعان مسیح کے وقت میں (۱۱) بحیرہ گلیل و یروشلم کا نواح (۱۲) پولوس کا سفر (۱۳) موجودہ یروشلیم (۱۴) دنیا کے مشہور مذاہب - نقشے رنگین ہیں سائز بڑا ۱۴ سٹف ۶ر

بائبل اور دیگر کُتب مقدسہ ۔ وید قرآن ژند اوستا وغیرہ دیگر مذاہب کی مقدس کتابوں سے بائبل کا مطالعہ صفحہ ۵۶ - ۳ پائی

پتہ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی - لاہور -

یوئنگ کرسچین بال سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اُنکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے نرخ خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس بحساب سرکاری خرچ ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے عہ ماہوار فی طالب علم کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام کے چالیس فی صدی غیر مسیحی طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی الماری بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشا ۱عہ سے ۱۰ لہ یک کرد کونزل ۸ عہ سے ۱۰ عہ تک۔ مزید حالات پرنسپل و ہیڈ ماسٹر سکول ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوا دار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول - بٹالہ

ضلع گورداسپور

پادری ڈبلیو۔ ٹی۔ کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا نجنہ صاحب پرویرائٹر چھپا +